رنگِ خیال

فرقہ واریت کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟

فرقہ وارنہ اور متعصبانہ ذہنیت کے اسباب متعدد ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے خیال میں دو اسباب بنیادی نوعیت کے ہیں:

سبب اول: اپنی کم علمی اور جہالت کو چھپانے کے لیے مسلک اور نظریے کی آڑ لی جاتی ہے اور اس طرح اپنی علمی اور بے مائیگی اور مطالعہ و تحقیق کی کمی کو مسلک و نظریہ کے پردے میں چھپایا جاتا ہے۔

سبب دوم: اپنی بے عملی یا بد عملی کو چھپانے کے لیے مسلک کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ یوں بے عملوں اور بد کرداروں کو مسلک و عقیدہ کی آڑ میں تمام زندگی کھل کر کھیلنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہی دو بنیادی عوامل ہیں جن کی بنا پر مسلک و عقیدہ، اور مذہب و نظریے کا نام استعمال کیا جاتا ہے اس کے برعکس ایک علمی، فکری اور تحقیقی رویہ بھی ہے جو کسی بھی مسلک و مذہب اور عقیدہ و نظریے کے ماننے والوں کا ہوتا ہے۔ یہ لوگ خواہ کسی مسلک و مذہب کے ہوں علم و فکر اور تحقیق کو اپنا شعار بناتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ رویہ اپنانے والے لوگ عالم و فاضل ہوتے ہیں اور اپنے علم و فضل سے مخلص بھی۔ اس لیے تمام زندگی جادہ تحقیق پر گامزن رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی باتیں چونکہ عمومی سطح سے قدرے یا زیادہ بلند ہوتی ہیں یا روایت و تقلید سے ہٹ کر ہوتی ہیں اس لیے اجنبی اور نامانوس ہونے کی وجہ سے قبولیت عامہ کے شرف سے محروم ہوتی ہیں۔ ایسے میں مسلکی پرچار کرکے اپنی دکان داری چمکانے کے لیے میدان میں آجاتے ہیں اور ناخواندہ عوام کو ایسے محققین سے بدظن کرنے کی مکروہ اور مذموم سازش و کاوش میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اس طرح تقلید بمقابلہ تحقیق ایک ناقابل اختتام جنگ شروع ہو جاتی ہے۔

عام خیال ہے کہ اس طرح کی جنگ میں کوئی جیتتا ہے نہ کوئی ہارتا ہے کیونکہ ہر دو فریق اپنی اپنی راہوں پر مستقل چلتے رہتے ہیں مگر ہمارے خیال میں جیت ہمیشہ تحقیق کی ہوتی ہے کیونکہ تحقیق ایک علمی و فکری ارتقائی کیفیت کا نام ہے جس سے روایت پرست محروم ہوتے ہیں۔ تحقیقی رویے میں اصل اہمیت دلیل و برہان کی ہوتی ہے اور غیر تحقیقی رویے میں روایت و تقلید کی۔ روایت پرستوں کو نہ تو کسی مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ "وحی" سے استفادہ کرنے کی۔ اس لیے روایت پسندی کی سب سے زیادہ سہل اور آسان کام ہے اور تحقیق کی راہوں پر چلنا سب سے زیادہ مشکل۔

آپ اپنے گرد و پیش میں نظر دوڑایے اور دیکھیے کتنے لوگ معاشرہ کا ارتقا چاہتے ہیں بس یہی وہ لوگ ہیں جنھیں آپ کی توجہ، حمایت اور تعاون کی ضرورت ہے۔

محمد شکیل اوج